ادویات میں حشرات کے استعمال کا شرعی جائزہ

Use of Insects in Medicine in the Light of Shari'ah

مقالہ نگار: **ڈاکٹر نعمان انوار**

شریعہ ایڈوائزر، گلوبل حلال سروسز پاکستان

Email: numananwaar@gmail.com

معاون مقالہ نگار: **وقاص علی حیدر**

پی ایچ ڈی سکالر، شعبہ علوم اسلامیہ، جامعہ اوکاڑہ

Abstract

Every Muslim must distinguish between halal and harām. Insects are jurisprudentially interpreted as harām because they are malice. A glance at history reveals that insects are used in medicine for a variety of diseases. Even at the present time, scientists are conducting further research on insects to find out how to cure infectious diseases by using them or their ingredients in medicine. The main purpose of this research is to know the Shari'ah rules regarding the use of insects in medicine. For this purpose, first of all, the concept of insects has been explained in detail with reference to the Qur'an and Sunnah and the sayings of the jurists, and at the same time the uses of insects have also been explained. The views of the jurists and their arguments regarding the Shari'ah ruling have been stated. As a result, it is understood that in the light of modern research, insects are being used in medicine for treatment. But the condition for this is that the medicine made from these insects should be used under the heading of treatment with harām things, and the competent physician should make it mandatory to use the medicine made from insects if there is no alternative for treatment. Furthermore, in the current scientific and industrial age, further research should be done on the benefits and properties of insects and in the absence of alternatives, experts and jurists should allow them to be used in medicine for the purpose of treatment. The views of other sects, which have their own strict conditions, should also be used when necessary.

***Keywords*:** Insects, medicine, Shari'ah, diseases, harām, rules, scientific.

عصر حاضر میں ہونے والی تیز رفتاری نے جہاں اور بہت سے جدید مسائل کو جنم دیا ہے، وہیں ایک بہت اہم مسئلہ کھانے پینے، مشروبات، ادویات اور استعمال کی دیگر اشیاء میں استعمال ہونے والے اجزائے ترکیبی (Ingredients) کی شرعی حیثیت بھی ہے۔ اس لیے کہ جوں جوں زمانہ بدل رہا ہے کھانے پینے (Edibles)، ادویات (Medicines) اور استعمال کی دیگر اشیاء کی اجزئے ترکیبی بھی بدل رہی ہے۔ پودوں، جانوروں اور معدنیات (minerals) سے قسم قسم کے اجزاء لیے جا رہے ہیں اور پھر ان اجزاء کو کھانے پینے، ادویات، مشروبات اور استعمال کی دیگر اشیاء میں شامل کیا جاتا ہے۔ گزشتہ چند صدیوں سے غیر مسلم طاقتوں کا غلبہ ہے،

جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ اس میدان میں جو کام بھی ہوا، اس میں شریعت اسلامیہ کے احکامات کو اہمیت نہیں دی گئی۔ لہٰذا جو بھی اجزائے ترکیبی وجود میں آئے، ان میں دین اسلام کے بتائے ہوئے حلت و حرمت کے ضوابط کو مد نظر نہیں رکھا گیا۔ لہٰذا اس میں ہر طرح کی ناجائز اشیاء کو بھی شامل کیا گیا۔ چنانچہ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جب مسلمانوں نے اس پر تحقیق کی اور فقہائے کرام نے ان کو قواعد فقہیہ اور اصول شرعیہ کے مطابق جانچا تو شرعی حکم معلوم کرنے میں کئی مسائل سامنے آئے۔ جن میں سے قابل ذکر یہ ہے کہ مختلف اشیاء اور بالخصوص ادویات میں استعمال ہونے والے اجزائے ترکیبی کی شرعی حیثیت کیا ہے ؟ کیونکہ ماضی میں ادویات، کھانے پینے اور استعمال کی دیگر اشیاء میں بہت سی ایسی چیزیں شامل ہو گئی ہیں جن کا استعمال، ماضی میں مروج نہیں تھا، اس وجہ سے ان کی حلت و حرمت کے صریح احکام کا جاننا بہت ضروری ہے۔ دریں اثنا عصر حاضر میں ان اجزائے ترکیبی کا ایک اہم جزء خبائث ہیں۔ یہ خبائث ادویات میں خاص طور پر اور دیگر اشیاء میں عام طور پر استعمال ہو رہی ہیں۔ جدید تحقیقات کی روشنی میں خبائث سے حاصل ہونے والے بہت سے فوائد سامنے آئے ہیں۔ لہٰذا اب ضرورت اس امر کی ہے کہ شرع اسلامی کی روشنی میں خبائث کے مفہوم کا مطالعہ کیا جائے تاکہ کسی صحیح نتیجہ پر صحیح طریقہ کار کے مطابق پہنچا جا سکے۔

اسلام اور اکل حلال

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے متعدد مقامات پر حلال کھانے کی تاکید اور حرام سے بچنے کی تلقین فرمائی ہے

چنانچہ ارشاد فرمایا:

يَاأَيُّهَا النَّاسُ كُلُوا مِمَّا فِي الْأَرْضِ حَلَالًا طَيِّبًا وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِينٌ[1]

"اے لوگو جو چیزیں زمین میں موجود ہیں ان میں سے حلال پاک چیزوں کو کھاؤ اور شیطان کے قدم بقدم مت چلو فی الواقع وہ تمہارا صریح دشمن ہے۔

دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا: فَكُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ حَلَالًا طَيِّبًا وَاشْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ[2]

"لہٰذا اللہ نے جو حلال پاکیزہ چیزیں تمہیں رزق کے طور پر دی ہیں، انہیں کھاؤ اور اللہ کی نعمتوں کا شکر ادا کرو، اگر تم واقعی اس کی عبادت کرتے ہو۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ وَاشْكُرُوا لِلَّهِ إِنْ كُنْتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ[3]

"اے ایمان والو جو پاک چیزیں ہم نے تم کو مرحمت فرمائی ہیں ان میں سے کھاؤ اور حق تعالیٰ کی شکر گزاری کرو اگر تم خاص ان کے ساتھ غلامی کا تعلق رکھتے ہو"۔

اللہ تعالیٰ رزق حلال کھانے کی جو اس قدر تاکید فرما رہے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ انسان دیگر حیوانات کی طرح نہیں کہ اس کا مقصد زندگی دنیا میں کھانے پینے، سونے جاگنے اور پہننے تک محدود ہو۔ اس کو قدرت نے مخدوم کائنات کسی خاص مقصد سے بنایا ہے اور وہ مقصد اعلیٰ پاکیزہ اخلاق کے بغیر ممکن نہیں ہو سکتا، اس لیے بد اخلاق انسان در حقیقی انسان کہلانے کے قابل نہیں۔ جب انسان کی

انسانیت کا مدار اصلاح اخلاق پر ہوا تو ضروری ہے کہ جتنی چیزیں انسانی اخلاق کو گندا اور خراب کرنے والی ہیں ان سے اس کا مکمل پرہیز کیا جائے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے کتاب ہدایت میں بار بار حلال کھانے کی تاکید اور حرام سے بچنے کی تلقین فرمائی[4]۔

حلال کھانے کا فائدہ

حلال کا کھانے کا فائدہ حدیث میں اس طرح بیان ہوا ہے:

يا سعد أطب مطعمك تكن مستجاب الدعوة، والذي نفس محمد بيده، إن العبد ليقذف اللقمة الحرام في جوفه ما يتقبل منه عمل أربعين يوما[5]

"رسول اللہ ﷺ نے حضرت سعد سے فرمایا: اے سعد! اپنے کھانے کو پاکیزہ (حلال) رکھو تم مستجاب الدعوات بن جاؤ گے۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے، آدمی حرام کا ایک لقمہ اپنے پیٹ میں ڈالتا ہے جس کی وجہ سے چالیس دن تک اس کے اعمال قبول نہیں ہوتے"۔

طیبات اور خبائث کا مفہوم

طیبات (Safes)

طیبات، طیب کی جمع ہے اور یہ "طاب الشي يطيب طيباً طيبةً فهو طيب" سے ماخوذ ہے اس کے کئی معانی ہیں۔

1. زکا وطھر: پاک ہوا۔
2. جاد وحسن: خوبصورت ہوا۔
3. لذ: یعنی لذیذ ہوا۔
4. صار حلالا: یعنی وہ حلال ہو گیا[6]۔

اصطلاحی تعریف

"طیب" ہر وہ چیز ہے جس سے انسانی حواس کو یا اس کی روح کو لذت پہنچے۔ یا ہر وہ چیز جو کہ تکلیف و خبث وگندگی سے خالی و پاک ہو[7]۔ ایک اور جگہ اسے اس انداز میں بیان کیا گیا ہے:

"طیب سے مراد ایسی اشیاء ہیں جو ایک سلیم الطبع انسان کو طبعی طور پر مرغوب اور پسندیدہ ہوں"[8]۔

خبائث یعنی مستقذر ہونا (Abominableness)

خبائث خبیثۃ کی جمع ہے اور اس کا مطلب ناپسندیدہ، گھٹیا اور خراب (نقصان دہ) کے ہیں[9]۔

اصطلاحی تعریف

اس سے مراد یہ ہے کہ ایک سلیم الفطرت انسان اس کو طبعی طور پر ناپسند کرے اور اس کا مزاج اس سے گھن کھائے اور طبیعت نفرت کرے، مثلاً کیڑے مکوڑے وغیرہ[10]۔

خبیث اشیاء کی مثالیں

1. بزاق یعنی انسانی لعاب (تھوکنے کے بعد) (Spittle/Saliva)
2. مخاط یعنی انسان کی ناک سے نکلنے والے رطوبات (Nasal Secretion)
3. عرق یعنی انسان کا پسینہ (Human Sweat)
4. حشرات الأرض، زمین پر رینگنے والے کیڑے مکوڑے(Insects /Pests)
5. مچھلی کے علاوہ سمندری مخلوقات جیسے کیکڑا وغیرہ (صرف حنفی مسلک کے مطابق)
6. حلال جانور کے نہ کھائے جانے والے سات اعضاء وغیرہ[11]۔

واضح رہے زیر نظر بحث بھی حشرات کی ادویات میں حلت و حرمت سے متعلق ہے۔

طیب اور خبیث اشیاء سے متعلق بنیادی شرعی ضابطہ

طیب و خبیث ہونا حلت و حرمت کا معیار ہے، پاکی ناپاکی کا نہیں، لہٰذا ہر خبیث چیز کا ناپاک ہونا ضروری نہیں۔

فقہاء نے لکھا ہے:

وإن كان مائياً بأن كان لا يعيش إلا في الماء، إن مات في الماء لا يتنجس الماء في ظاهر رواية أصحابنا رحمهم الله[12]

وقال مالك رحمه الله تعالى: يؤكل جميع حيوان الماء واستثنى بعضهم الخنزير والكلب والآدمي وعن الشافعي رحمه الله تعالى أباح ذلك كله وقال صاحب الهداية والخلاف في الأكل والبيع واحد وينبغي أن يجوز بيعه بالإجماع لطهارته[13]

طیبات کی حلت اور خبائث کی حرمت کے دلائل

قرآن کریم میں ارشاد خداوندی ہے:

الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ الَّذِي يَجِدُونَهُ مَكْتُوبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ يَأْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَاهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ وَالْأَغْلَالَ الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهِمْ فَالَّذِينَ آمَنُوا بِهِ وَعَزَّرُوهُ وَنَصَرُوهُ وَاتَّبَعُوا النُّورَ الَّذِي أُنْزِلَ مَعَهُ أُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ[14]

جو لوگ ایسے نبی امی کا اتباع کرتے ہیں جن کو وہ لوگ اپنے پاس توریت و انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں اور بری باتوں سے منع کرتے ہیں، اور پاکیزہ چیزوں کو ان کے لیے حلال بتلاتے ہیں، اور گندی چیزوں کو ان پر حرام فرماتے ہیں، اور ان لوگوں پر جو بوجھ اور طوق تھے، ان کو دور کرتے ہیں۔ سو جو لوگ اسی نبی پر ایمان لاتے ہیں، اور ان کی حمایت کرتے ہیں، اور ان کی مدد کرتے ہیں اور اس نور کا اتباع کرتے ہیں جو ان کے ساتھ بھیجا گیا ہے، ایسے لوگ پوری فلاح پانے والے ہیں"۔

اس آیت میں اللہ تعالی نے " تحلیل طیبات "اور" تحریم خبائث "کی اضافت رسول اللہ ﷺ کی طرف کی ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ تحلیل و تحریم کا حق اللہ تعالی نے رسول اللہ ﷺ کو عطا فرمایا ہے اور یہ آیت اس پر بھی دلالت کرتی ہے کہ تحلیل و تحریم کے باب میں سنت کو مستقل حیثیت حاصل ہے[15]۔

دوسری جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يَسْأَلُونَكَ مَاذَا أُحِلَّ لَهُمْ قُلْ أُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبَاتُ وَمَا عَلَّمْتُمْ مِنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِينَ تُعَلِّمُونَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللَّهُ فَكُلُوا مِمَّا أَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ[16]

"لوگ آپ سے پوچھتے ہیں کہ کیا کیا جانور ان کے لیے حلال کیے گئے ہیں۔ آپ فرما دیجیئے کہ تمہارے لیے کل حلال جانور حلال رکھے گئے ہیں اور جن شکاری جانوروں کو تعلیم دو اور تم ان کو چھوڑو بھی اور ان کو اس طریقہ سے تعلیم دو جو تم کو اللہ تعالی نے تعلیم دیا ہے تو ایسے شکاری جانور جس شکار کو تمہارے لیے پکڑیں اس کو کھاؤ اور اس پر اللہ تعالی کا نام بھی لیا کرو اور اللہ سے ڈرتے رہا کرو۔ بے شک اللہ تعالی جلدی حساب لینے والے ہیں۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اس بات کا بیان فرمایا کہ ان کے لیے جو چیزیں حلال ہیں وہ "طیبات" ہیں اور اس سے پہلی والی آیت میں اللہ تعالیٰ نے محرمات وخبائث کا ذکر فرمایا ہے جو کہ کھانے والے کے لیے مضر ہیں، بدن کے لیے یا دین کے لیے یا دونوں کے لیے مضر ہوتے ہیں[17]۔

اسی طرح حدیث پاک میں ارشاد نبوی ہے:

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے گھی، پنیر اور بوستین کے بارے میں سوال کیا گیا تو فرمایا کہ حلال وہ چیزیں ہیں جن کو اللہ تعالی نے اپنی کتاب میں حلال قرار دیا ہے اور حرام وہ چیزیں ہیں جن کو اپنی کتاب میں حرام قرار دیا ہے اور جن چیزوں سے سکوت اختیار کیا تو وہ چیزیں معاف ہیں[18]۔

اس حدیث میں بعض لوگوں نے اس اصول پر استدلال کیا ہے کہ جن چیزوں کے بارے میں قرآن وسنت میں کوئی نص وارد نہیں ہوئی وہ علی الاطلاق مباح ہیں۔ لیکن اس طرح مطلقاً اصول بنانا درست نہیں بلکہ یہ اصول اس قید وشرط کے ساتھ ہے کہ وہ چیزیں مباح ہوں گی جن میں کوئی اور شرعی مانع مثلا ضرر، نجاست، خباثت واسکار وغیرہ موجود نہ ہو، اس طرح حیوان بھی مباح ہے جب تک کہ اس کی حرمت پر دلیل موجود نہ ہو، اس لیے کہ اس میں اصل اباحت ہے لیکن اس کے گوشت کے بارے میں یہ شرط ہے کہ حیوان کو شریعت کے اصولوں کے مطابق ذبح کیا گیا ہو[19]۔

حرمت بوجہ خبث

طیب کا معیار فطرت سلیمہ اور طبیعت مستقیمہ کی رغبت پر ہے تو خبیث کا معیار بھی طبائع سلیمہ کی نفرت پر ہے۔ قرآن کریم نے خبائث کو حرام قرار دیا ہے جس سے گندی اور قابل نفرت چیزیں مراد ہیں، اس لیے جو چیزیں سلیم الطبع انسانوں کو ناپسند ہوں اور انہیں ان سے گھن آتی ہو وہ حرام ہیں البتہ بعض اوقات کوئی چیز خبیث ہوتی ہے مگر اس کا خبث پوشیدہ ہوتا ہے یا اس کا خبث تو ظاہر ہوتا ہے مگر انسانی طبیعت مستقیم نہیں رہتی، ایسے حالات میں انبیائے کرام علیہم السلام کا فیصلہ حجت ہوتا ہے کیونکہ ان پر نہ اشیاء کا خبث مخفی رہ سکتا ہے اور نہ ہی ان کی طبیعت استقامت کھو سکتی ہے، وہ انسانوں میں سب سے زیادہ جاننے والے اور سب سے زیادہ

فطرت سلیمہ کے مالک ہوتے ہیں اس لیے جن چیزوں کو وہ خبیث قرار دیں وہ واقعی خبیث ہوتی ہیں۔ جملہ حشرات الارض اسی علت کی بنا پر حرام ہیں کہ ان میں خبث ہوتا ہے مگر خبیث ہونے کے ساتھ کوئی شئ پاک بھی ہو سکتی ہے مثلاً مچھلی کے علاوہ دیگر دریائی جانوروں میں خبث ہے مگر وہ پاک بھی ہیں۔ پاک ہونے کی وجہ سے ان کا خارجی استعمال جائز ہے اور حلال نہ ہونے کی وجہ سے ان کا داخلی استعمال جائز نہیں[20]۔

خبائث کا استعمال

قدیم ثقافتوں میں کیڑوں کو دوا کے طور پر استعمال کیا جاتا تھا اور آج سائنس دان مطالعہ کر رہے ہیں اور کیڑوں سے بہت ساری قدرتی مصنوعات کو دریافت کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ قدیم زمانے سے ہی کیڑے اور کیڑوں سے ماخوذ مصنوعات کو دواؤں کے ایجنٹوں کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ کیڑوں (Insects) اور دیگر آرتھروپڈس (Arthropods) کے دواؤں کا استعمال مختلف بیماریوں کے علاج کے لئے ایک اہم کردار ادا کرتا ہے۔ ایک قدرتی مصنوع کے طور پر کیڑے دوا کے طور پر بہت بیماریوں سے تحفظ فراہم کرتے ہیں مثلاً بیکٹیریل انفیکشن (Bacterial infection)، ایچ آئی وی (HIV) اور کینسر (Cancer) وغیرہ۔ شہد کا استعمال جلنے کے علاج کے لئے، کئی جلد کی بیماریوں کے عوارض کے لئے، موم کے مرکب میں، چنبل (Psoriasis)، ٹینیہ (tinea)، پٹیریاسس ورسیکلور (pityriasis vesicular)، ایٹوپک ڈرمیٹیٹائٹس (atopic dermatitis) اور ڈایپر ڈرمیٹیٹائٹس (diaper dermatitis) کے لیے کیا جاتا ہے۔ کیڑوں اور دیگر آرتھروپوڈس کے دواؤں کا استعمال مختلف بیماریوں اور چوٹوں کے علاج کے لئے ایک اہم کردار ادا کرتا ہے اور اس کی ایک طویل روایت مؤثر ثابت ہو سکتی ہے اور نتائج فراہم کر سکتی ہے۔ کیڑے مکوڑے اور دوسرے آرتھروپڈس ایسے اجزاء مہیا کرتے ہیں جو مشرقی ایشیاء، افریقہ اور جنوبی امریکہ کے حصوں میں صدیوں سے روایتی دوا کا ایک اہم مرکز رہا ہے[21]۔

اشیاء کے استعمال کی صورتیں

فقہ اسلامی میں کسی چیز کے استعمال کی دو صورتیں ہیں:

- خارجی استعمال
- داخلی استعمال

داخلی استعمال کا مطلب یہ ہے کہ استعمال شدہ چیز حلق میں اور پیٹ میں پہنچ جائے، گویا کہ داخلی استعمال کھانے پینے کا نام ہے۔ اس کے علاوہ استعمال کے جتنے طریقے ہیں، سب خارجی ہیں حتی کہ استنشاق یعنی تر چیز ناک میں سڑکنا، سعوط یعنی تر دوا ناک میں ٹپکانا، نفوخ یعنی ناک میں دوا پھونکنا، سنون یعنی منجن ملنا، شموم یعنی کوئی دوا تر یا خشک سونگھنا، عطوس یعنی ناس لینا، مضغ یعنی چبانا اور جسم پر دوا کا ملنا وغیرہ۔ بشرط یہ کہ دوا حلق میں نہ جائے۔ تاہم بہت سے طریقوں میں اس بات کا غالب گمان ہوتا ہے کہ دوا حلق میں پہنچ جاتی ہے۔ لہذا احتیاط ضروری ہے کہ جس چیز کا داخلی استعمال درست نہیں وہ ان طریقوں سے استعمال نہ کی جائیں، ورنہ اگر

استعمال شدہ چیز ذرا بھی حلق میں پہنچ گئی تو حرام چیز کھانے کا گناہ ہوگا، جیسے مردار کھایا ہو۔تاہم اگر کوئی احتیاط کر سکے یا اس بات کو یقینی بنایا جاسکے کہ دوا حلق تک نہیں جاتی تو بہر حال جائز ہے[22]۔

حشرات کی اقسام اور حلت و حرمت کے دلائل

ائمہ احناف،شوافع،حنابلہ کے نزدیک تمام حشرات حرام ہیں البتہ ان حشرات کو حرمت سے مستثنیٰ قرار دیا ہے جن کا ذکر قرآن وسنت سے خود آیا ہے مثلاً ٹڈی دل(Locust)[23]۔جب کے ائمہ مالکیہ کے نزدیک تمام حشرات حلال ہیں لیکن وہ اس کے حلال ہونے کے لیے دو شرطیں عائد کرتے ہیں—پہلی شرط یہ کہ یہ اس شخص کے لیے حلال ہیں جنہیں اس کے کھانے سے ضرر نہ پہنچے اور دوسری شرط اس کے ذبح کی لگاتے ہیں۔جن میں بہنے والا خون نہ ہوا نہیں جراد کی طرح ذبح کیا جائے گا۔اور جن میں بہنے والا خون ہوگا انہیں ذبح کی نیت اور تکبیر کے ساتھ حلق اور شہ رگ کاٹ کر ذبح کیا جائے گا۔چوہے کے بارے میں مالکیہ کا موقف یہ ہے کہ اگر اس کا نجاست میں رہنا یقینی ہو تو پھر یہ مکروہ ہے ورنہ یہ مباح ہے[24]۔

بہر حال فقہی کتب میں فقہاء نے حشرات کو سمجھنے اور آسانی کی خاطر دو اقسام میں تقسیم کیا ہے:

- **مالیس لہ دم اصلاً (وہ حشرات جن میں خون نہیں بہتا)**

وہ حشرات جن میں خون بالکل نہیں ہوتا مثلاً مکھی،ٹڈی،مکڑی،بچھو،پسو،چیونٹی وغیرہ،یہ سب حشرات شرعاً پاک ہیں اور ان میں سے سوائے ٹڈی(Locust) کے کسی کا کھانا جائز نہیں(احناف کے نزدیک)۔

- **مالیس لہ دم سائل (وہ حشرات جن میں بہنے والا خون نہیں ہوتا)**

وہ حشرات جن میں بہنے والا خون نہیں ہوتا،پاک ہیں،خارجاً ان کا ہر طرح سے استعمال درست ہے اور احناف کے ہاں یہ سب حرام ہیں[25]۔

حلت و حرمت کے دلائل

پہلی رائے

فقہ مالکی کے اکثر حضرات حشرات کی حلت کے قائل ہیں۔ان حضرات کے دلائل درج ذیل ہیں:

1. قُلْ لَا أَجِدُ فِي مَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلَى طَاعِمٍ يَطْعَمُهُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ مَيْتَةً أَوْ دَمًا مَسْفُوحًا أَوْ لَحْمَ خِنْزِيرٍ فَإِنَّهُ رِجْسٌ أَوْ فِسْقًا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَإِنَّ رَبَّكَ غَفُورٌ رَحِيمٌ[26]

"آپ کہہ دیجئے کہ جو کچھ احکام بذریعہ وحی میرے پاس آئے ان میں تو میں کوئی حرام نہیں پاتا کسی کھانے والے کے لیے جو اس کو کھائے،مگر یہ کہ وہ مردار ہو یا یہ کہ بہتا ہوا خون ہو یا خنزیر کا گوشت ہو،کیونکہ وہ بالکل ناپاک ہے یا جو شرک کا ذریعہ ہو کہ غیر اللہ کے لیے نامزد کر دیا گیا ہو پھر جو شخص مجبور ہو جائے بشرط یہ کہ طالب لذت ہو اور نہ تجاوز کرنے والا ہو تو واقعی آپ کا رب غفور الرحیم ہے"۔

2. حضرت ملقام بن تلب اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ رہا ہوں مگر میں نے نبی اکرم ﷺ سے حشرات الارض کی حرمت کے بارے میں کچھ نہیں سنا[27]۔

دوسری رائے:

فقہ حنفی، شافعی اور حنبلی کیڑوں کی حرمت کے قائل ہیں[28]۔ان کے ہاں حرمت کے درج ذیل دلائل ہیں:

1. پہلی وجہ کیڑوں کو خبائث کے قبیلہ میں شمار کرتے ہیں اور قرآن کریم کی آیت:

وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ[29]

"اور پاکیزہ چیزوں کو حلال بتاتے ہیں اور گندی چیزوں کو ان پر حرام فرماتے ہیں"۔ سے استنباط کرتے ہیں۔

2. سعید بن مسیبؒ بیان کرتے ہیں کہ انہیں ام شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ نبی اکرم ﷺ نے انہیں چھپکلی کے قتل کا حکم دیا تھا[30]۔

3. حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پانچ چیزیں فاسق ہیں انہیں حرم میں بھی قتل کر دیا جائے اور وہ یہ ہیں۔ کوا، چیل، بچھو، چوہا اور کاٹنے والا درندہ[31]۔

4. حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پانچ جانور ایسے ہیں کہ جو شخص حالت احرام میں بھی انہیں قتل کر دے، اس پر کوئی گناہ نہیں اور وہ یہ ہیں، بچھو، چوہا، کاٹنے والا درندہ، کوا اور چیل[32]۔

5. **پاکستان اسٹینڈرڈز (PS:3733-2019)**

پاکستان اسٹینڈرڈز کے مطابق:

"Only grass hopper/Locust is Halaal"

" کیڑوں مکوڑوں میں سے صرف ٹڈی دل حلال ہے"[33]۔

نوٹ: واضح رہے پاکستان حلال اسٹینڈرڈز فقہ حنفی (Hanafi School of Fiqh) کے مطابق ہیں۔

تداوی بالمحرم

تداوی بالمحرم کا مطلب ہے حرام اشیاء کے ساتھ علاج کرنا۔

ادویہ یعنی علاج و معالجہ کی مصنوعات میں بھی بعض حالات میں اختیاری طور پر حرام جزء کے استعمال کی گنجائش ہے، جس کی تفصیل یہ ہے کہ اگر کسی دوا کا کوئی جزء ایسا ہو جو صرف حرام ذرائع سے حاصل ہوتا ہو، یعنی حلال ذرائع سے یا تو بالکل نہ بنتا ہو یا بنتا ہو لیکن اس سے کسی وجہ سے ضرورت پوری نہ ہوتی ہو تو ایسی مجبوری کی صورت میں دواساز کمپنیوں کے لیے بعض شرائط (جیسے وہ دوا جان بچانے والی ہو، اور دوا کی پیکنگ پر حرام جزء کو واضح ذکر کیا گیا ہو وغیرہ) کے ساتھ حرام جزء دواء میں ڈالنے کی گنجائش معلوم ہوتی ہے، کیونکہ شریعت نے اضطراری حالات میں حرام چیز سے علاج و معالجہ کی اجازت دی ہے، اور ظاہر ہے کہ مضطر و مجبور لوگوں کو ایسی دواء اسی صورت میں دستیاب ہو سکتی ہے کہ دواء ساز کمپنی نے پہلے سے اس کو تیار کر کے رکھا ہوا ہو[34]۔

حدیث عرنیین

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ عرینہ کے کچھ لوگ حضور ﷺ کے پاس مدینہ منورہ میں حاضر ہوئے، وہ لوگ سوزش کی بیماری میں مبتلا ہو گئے تو حضور اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا کہ اگر تم چاہو تو مدینہ سے باہر صدقہ کے اونٹوں کے پاس چلے جاؤ اور وہاں ان کا دودھ اور پیشاب پیو۔[35]

احناف کے مذاہب

احناف کے اس مسئلہ میں مختلف اقوال ہیں۔امام ابو حنیفہؒ کا مشہور مذہب یہ ہے کہ ان کے نزدیک تداوی بالمحرم جائز نہیں، چنانچہ امام سرخسیؒ فرماتے ہیں:

"امام ابو حنیفہؒ کے قول کے مطابق جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے، علاج کی غرض سے ان کا پیشاب پینا بھی جائز نہیں، کیونکہ حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو چیزیں تم پر حرام ہیں، اللہ تعالیٰ نے ان کے اندر تمہارے لیے شفاء نہیں رکھی۔امام محمدؒ کے نزدیک علاج وغیرہ کے لیے ایسے جانوروں کا پیشاب پینا جائز ہے کیونکہ وہ پاک ہیں، اور امام یوسفؒ کے نزدیک حدیث عرنیین پر عمل کرتے ہوئے صرف علاج کے طور پر ایسے جانوروں کا پیشاب جائز ہے، دیگر مقاصد کے لیے جائز نہیں"[36]۔ لیکن اکثر مشائخ حنفیہؒ نے حرام سے علاج کرنے کے جواز کا فتویٰ دیا ہے، بشرط یہ کہ ماہر معالج یہ بتائے کہ اس مریض کے لیے اس کے علاوہ کوئی اور دوا نہیں ہے، چنانچہ علامہ ابن نجیمؒ فرماتے ہیں:

"مشائخ کے درمیان تداوی بالمحرم کے مسئلے میں اختلاف واقع ہوا ہے۔نہایہ میں ذخیرہ سے یہ منقول ہے کہ حرام سے شفاء حاصل کرنا جائز ہے۔جب یہ معلوم ہو کہ اس کے اندر شفاء ہے اور کسی دوسری دواء کے بارے میں علم نہ ہو۔فتاویٰ قاضی خان میں نصر بن سلام کی طرف یہ قول منسوب ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہاری شفاء ان چیزوں میں نہیں رکھی جو چیزیں تم پر حرام کی گئی ہیں، یہ حکم ان اشیاء کے بارے میں ہے جن میں شفاء نہیں ہے، لیکن اگر کسی چیز میں شفاء ہے تو اس کے استعمال میں کوئی حرج نہیں، جیسا کہ پیاسے شخص کے لیے جان بچانے کی غرض سے شراب پینا حلال ہے[37]۔مزید برآں یہ کہ مشائخ حنفیہ نے تداوی بالمحرم کے جواز میں امام ابو یوسفؒ کے قول پر ہی فتویٰ دیا ہے[38]۔

حشرات کے جواز کی مثالیں

فقہائے احناف کی کتب میں کچھ ایسی مثالیں بھی ملتیں ہیں جس میں حشرات کے استعمال اور خرید و فروخت کی اجازت دی گئی ہے۔ذیل میں انہیں مثالوں کو ذکر کیا گیا ہے:

1. ریشم کے کیڑے اور انڈے کی بیع جائز ہے۔اس سے مراد وہ باریک چھلکا ہوتا ہے جس میں کیڑا ہوتا ہے۔اسی طرح شہد کی مکھی (جبکہ وہ محرز ہو) کی بیع جائز ہے۔یہ رائے امام محمدؒ، ائمہ ثلاثہؒ، علامہ عینیؒ، ابن ملکؒ وغیرہ کی ہے۔ابو اللیث نے علق کی بیع کو جائز قرار دیا ہے اور اسی پر فتویٰ ہے بخلاف دوسرے حشرات کے، لہٰذا بالاتفاق بیع درست نہ ہو گی مثلاً سانپ، گوہ وغیرہ۔اسی

طرح بحری جانور مثلاً کیکڑا سوائے مچھلی اور وہ جانور جس کی کھال اور ہڈی سے نفع اٹھانا جائز ہو[39]۔

2. سانپ کی خرید و فروخت جائز ہے اگر ان سے ادویات میں فائدہ اٹھایا جا سکے[40]۔

3. ہمارے زمانے میں جونک سے علاج کرنے کی ضرورت ہے تاکہ وہ خون چوس سکے[41]۔

مقالہ نگاران کی یہ رائے ہے کہ اگر حشرات سے بنی ادویات کا استعمال تداوی بالمحرم کے عنوان کے تحت کیا جائے تو اس میں گنجائش معلوم ہوتی ہے۔یعنی علاج کے لیے ادویات میں ان کے استعمال کے بارے وہی حکم ہوگا جو محرمات سے علاج کا ہے۔مطلب یہ ہوا کہ عام حالات میں جائز نہیں، البتہ اگر کسی حاذق طبیب سے یہ ثابت ہو کہ مرض کا علاج اس کے بغیر ممکن نہیں تو گنجائش معلوم ہوتی ہے۔

خلاصہ بحث

شرعی ضابطے کے مطابق طیب اور خبائث کو جاننے کے لیے پہلے نصوص کی طرف رجوع کیا جائے گا۔اگر وہاں کوئی صراحت ہو تو حکم وہی ہوگا جیسا نصوص میں بیان کیا گیا ہے۔لہٰذا صورت مذکورہ میں تلاش کے باوجود ایسی نص نہیں ملی جو مطلقاً حشرات کے ادویات میں استعمال پر صراحت کرتی ہو۔جدید تحقیقات کی روشنی میں بچھو، سانپ وغیرہ کے زہر کا علاج کے لیے ادویات میں استعمال کیے جانے کا دعویٰ کیا جا رہا ہے۔لہذا اگر حشرات علاج میں مفید ثابت ہوں تو علاج کے لیے قابل انتفاع ہونے کی بناء پر علاج کے لیے ان کا استعمال جائز ہوگا۔مزید یہ کہ علاج کے لیے حشرات کا استعمال دو طرح سے ممکن ہے، حشرات چونکہ نجس نہیں ہیں لہٰذا ان کا خارجی استعمال بہر صورت جائز ہے، جب کہ داخلی استعمال میں تفصیل یہ ہے کہ عام حالات میں داخلی استعمال خواہ منہ کے ذریعہ ہو یا انجیکشن کے ذریعہ ہو، ناجائز ہے۔البتہ اگر ان حشرات سے بنی ہوئی ادویات کا استعمال تداوی بالمحرم کے عنوان کے تحت کیا جائے تو اس میں گنجائش ہے اور حاذق طبیب علاج کے لیے متبادل نہ ہونے کی صورت میں حشرات سے بنی ادویات کا استعمال لازمی قرار دے۔

حوالہ جات و حواشی

[1]۔البقرۃ: 168:2

Al-Bqrah,2:168

[2]۔النحل:114:16

Al-Naḥl,16:1142-

[3]۔البقرۃ:172:2

Al-Bqrah,2:172

[4]۔نعیم الدین، مولانا، اسلام میں حلال و حرام، اُردو بازار، مکتبہ قاسمیہ، لاہور، س۔ن، ص6

Naʿīm Uddīn, Mulāna, Islām main Halal wa Haram, Maktaba Qāsmia, Urdu Bazār, Lahore, p.6

[5]۔الطبرانی، سلیمان بن احمد، المعجم الاوسط، دار الحرمین، القاہرۃ، س۔ن، ج6، ص310۔

Al-ṭebrāni, Sulemān bin Ahmad, Al- Moʿjum Al-Aosat, Dār ul Haramain, Cairo, vol. 6, p. 310

[6]۔ مجمع اللغۃ العربیۃ بالقاہرۃ، المعجم الوسیط، دار الدعوۃ، س۔ن، ج2، ص 573۔

Majmaʻ Al- Lughah Al-Arabia Bil- Qāhira, Al- Moʿjum Al-Wasīt, Dār Al- Daʿwah, vol. 2, p. 573

[7]۔ایضاً۔

Ibid

[8]۔ شعبہ شرعی تحقیق، حلال فاؤنڈیشن، اسباب حرمت، شعبہ نشرواشاعت، حلال فاؤنڈیشن، کراچی، س۔ن، ص60

Shuʿbah Sherʿī Tḥqīq, Halal Foundation, Asbāb-e-Ḥurmat, Halal Foundation, Karachi, Pakistan, p. 60

[9]۔المعجم الوسیط، ج1، ص214۔

Al- Moʿjum Al- Wasīt, vol. 1, p.214

[10]۔شعیب عالم، مفتی، حلال وحرام (چند اہم مباحث)، مکتبہ السنان، 2018ء، کراچی۔ ص58؛ شاہ، عارف علی، مفتی، حلال سرٹیفکیشن (شریعت کی روشنی میں)، ادارۃ النور، کراچی۔2015ء، ص110

Shoʻaib Alam, Mufti, Halal wa Haram (Chund Aham Mabāhith), Karachi, Maktaba Al-Sinān, 2018, p. 110; Shah, Aarif Ali, Mufti, Halal Certification (Sharīʿat ky Rūshny Maīn), Karachi, Idāra Al-Nūr, 2015, p. 110

[11]۔اسباب حرمت، ص54

Asbāb-e-Ḥurmat, p.54

[12]۔البخاری، محمود، برھان الدین، المحیط البرھانی فی الفقہ النعمانی، دار الکتب العلمیۃ، بیروت۔ لبنان، 2004ء، ج1، ص114۔

12- Al-Bukhāri, Burhān Uddīn, Al- Muḥīt Al-Burhāni fil Fiqh al- Nuʿmāni, Dār al-kutub alʻ-Ilmīah, 2004, Beirut, Lebanon, vol. 1, p. 114

[13]۔الحنفی، محمد بن حسین، البحر الرائق شرح کنز الدقائق، دار الکتاب الاسلامی، س۔ن، ج8، ص196۔

Al- Ḥanafi, Muhammad bin Husain, al-Behr al-Raʾiq Sharḥ kanz al- Daqāʾiq, Dār al-Kitāb al-Islāmi, vol. 8, p. 196

[14]۔اعراف:7: 157

Aʿrāf, 157

[15]۔عارف علی شاہ، مفتی، حلال وحرام کے شرعی معیارات، کراچی، دار الفلاح، 2012ء، ص76۔77

Arif Ali Shah, Mufti, Halal wa Haram ke Sharʿī Mʿyārāt, Karachi, Dār al- Falāh, 2012, p.76-77

[16]۔المائدۃ:5:4

Al- Māʾdah, 5:4

[17]۔ابن کثیر، ابوالفداء، تفسیر القرآن العظیم، تحقیق، سامی بن محمد سلامہ، دار طیبۃ، 1999ء، ج3، ص31۔

Ibn Kathīr, Abu al-Fida, Tafsīr al- Qurʾān al-Azīm, Dār Tayyībah, 1999, vol.3, p.31

[18]۔ الترمذی، أبوعیسی، محمد بن عیسی بن الضحاک، سنن الترمذی، شرکۃ مکتبۃ الحلبی، مصر، 1395ھ، ج4، ص220، حدیث:1726

Al-Tirmaḍī, Abu ʿEsa, Muhammad bin ʿīsa, Sunan al- Tirmiḍī, Shirkah Maktaba al- ḥalbī- Egypt, 1395 A.H,vol. 4, p.220, Hadith no:1726

[19]۔حلال وحرام کے شرعی معیارات، ص78

Halal wa Haram ke Sherʿī Mʿyārāt, p. 78

[20]۔الحنفی، ابن عابدین، محمد امین بن عمر بن عبد العزیز، رد المختار علی الدر المختار، دار الفکر، بیروت۔1992ء، ج6، ص305؛شعیب عالم، مفتی، شرعی غذائی احکام، سنحا حلال ایسوسی ایشن، پاکستان، 2019، ص100۔

Shoʿaib Alam, Mufti, Sharʿī Ghaḍāʾī Aḥkām, SANHA Halal Association, Pakistan, 2019, p.100

[21]- https://biomedres.us/fulltexts/ BJSTR.MS.ID.002849.php
https://www.jcehrlich.com/blog/medical-uses-for-insects/ https://pubmed.ncbi.nlm.nih.gov/20806997/
https://www.jstor.org/stable/4603429

[22]۔طبّی جوہر، بہشتی زیور، حصہ نہم، دار الاشاعت، کراچی، س۔ن، ص771۔772

Tibbī Jūhar, Beheshtī Zewar, Dār ul-Ishaʿt, Karachi, vol. 9, p. 771-772

[23]۔الکاسانی، علاؤالدین، بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع، دار الکتب العلمیۃ، 1986ء، ج5، ص36؛النووی، محی الدین بن شرف، المجموع شرح المھذب، دار الفکر، بیروت، س۔ن، ج9، ص16۔الرملی، شمس الدین، نہایۃ المحتاج الی شرح المنہاج، دار الفکر، بیروت۔ 1984ء، ج8، ص19۔احمد بن عبد اللہ بن حمید، الشرح علی شرح جلال الدین المحلّٰی للورقات، دار الکتب العلمیۃ، س۔ن، ج7، ص403۔المقدسی، الحجاوی، أبو النجا، موسی بن أحمد بن موسی بن سالم ثم الصالحہ، شرف الدین، الإقناع فی فقہ الإمام أحمد بن حنبل، دار المعرفۃ بیروت—لبنان، س۔ن، ج4، ص309۔

Al-Kasānī, Alāūddīn, Badāiʿ Ussanāiʿ fi Tartīb al-Sharāiʿ, Dār al-Kutub al-ʿlmiah, 1986, vol. 5, p.36.

[24]۔ دسوقی، علامہ، شمس الدین، محمد بن عرفہ، حاشیۃ الدسوقی علی الشرح الکبیر، دار الفکر۔بیروت، س۔ن، ج2، ص115، 116۔

Dasūqī, Allāma, Shams Uddīn, Muhammad bin Arafa, Hāshīa al-Dasūqī ʿla al-Sherḥ al-Kabīr, Dār al-Fikr- Beirut, vol.2, p. 115-116

[25]۔لجنۃ علماء برئاسۃ نظام الدین البلخی، الفتاوی الھندیۃ، دار الفکر، 1310ھ، ج5، ص289۔الحنفی، الطحاوی، احمد بن محمد بن اسماعیل، حاشیۃ الطحاوی علی مراقی الفلاح شرح نور الایضاح، دار الکتب العلمیۃ بیروت۔1997ء، ص83؛بدائع الصنائع، ج5، ص36۔طبّی جوہر، بہشتی زیور، حصہ نہم، ص778

Lejnah ʿUlamā Bireʾasah Niẓām al-Dīn, al- Balkhī, Al-Fatāwā al-Hindiah, Dār Al- Fikr, 1310 A.H, vol. 5, p. 289.

[26]۔الانعام:6:157

Al-Anʿam, 6:157

[27]۔ابو داؤد، سلیمان بن اشعث السجستانی، سنن ابی داؤد، المکتبۃ العصریۃ، صیدا۔بیروت، س۔ن، باب فی اکل حشرات الارض، ج3، ص354۔حدیث3798۔

Abū Dawūd, Sulemān bin Ashʿas al- Sajestānī, Sunan Abi Dawūd, al- Maktaba al- Aʿseriah, Saidā-Beirut, vol. 3, p. 354, Hadith no:3798

[28]۔ وزارۃ الاوقاف والشؤون الاسلامیۃ۔الکویت، الموسوعۃ الفقھیۃ الکویتیۃ، الکویت، دار السلاسل، 1404۔1427ھ، ج27، ص279۔

Wezārah al-Aūqāf wa al- Shaʾūn al- Islāmia al-Kuwait, Al- Mūsūwʾah al-Fiqhīah al-kuwaitīah, Dār al-Selāsil,1404-1427 A.H, vol. 17, p. 279

[29]۔الاعراف:7 :157

Al- Aʿrāf, 7:157

[30]۔البخاری، ابو عبد اللہ، محمد بن اسماعیل، الجامع البخاری، دار طوق النجاۃ، 1422ھ، باب: خیر مال المسلم غنم یتبع بھا شعف الجبال، ج4، ص127۔حدیث:3307۔

Al-Bukhāri, Abu Abdullah, Muhammad bin Ismail, Al-Jāmʿ al-Bukhāri, Dār ṭawq al-Nejah, 1422 A.H, vol. 4, p. 127, Hadith no:3307

[31]۔ مسلم بن حجاج، المسلم، داراحیاء التراث العربی، بیروت۔ س۔ن، ج2، ص827۔ حدیث:1158

Muslim bin Ḥajjāj, Al-Muslim, Beirut, Dār Ihyā al-Turath al-Arabi, vol. 2, p. 857, Hadith no:1158

[32]۔ الجامع البخاری، کتاب: جزاء الصید، باب: مایقتل المحرم من الدواب، ج3، ص13۔ حدیث:1828

Al-Jāmʿ Al-Bukhāri, vol. 3, p. 13, Hadith no:1828

[33] -Pakistan (Halal) Standards, PS:3733-2019, Pakistan Standard And Quality Control Authority, Standards Development Centre, Plot No. ST. 7A, Block-3, Scheme 36, Gulistan-e-Jauhar, Karachi-Pakistan, 2016, p. 14

[34]۔ عابد شاہ، سید، حلال و حرام (فقہی قواعد و ضوابط اور شرعی احکام)، ادارۃ النور، کراچی، س۔ن، ص220

Abid Shah, Sayed, Halal wa Haram, Idārah al-Nūr, Karachi, p. 220

[35]۔ المسلم، کتاب القسامۃ والمحاربین والقصاص والدیات، باب: حکم المحاربین والمرتدین، ج3، ص1296۔ حدیث:1671

Al-Muslim, Kitāb al-Qasāmah wal Muḥārabīn wa al-Murtaddīn, vol.3, p.1296, Hadith no:1671

[36]۔ السرخسی، شمس الائمۃ، محمد بن احمد بن ابی سہل، المبسوط، دارالمعرفۃ، بیروت۔ 1993ء، ج1، ص54۔

Al-Sarakhsī, Shams ul Aʾimmah, Muhammad bin Ahmad bin Abi Sahl, Al- Mbsūt, Beirut, Dār ul Mʿrifah, 1993, vol.1, p. 54

[37]۔ البحر الرائق شرح کنز الدقائق، ج1، ص116۔

Al-Behr al-Raʾiq Sharaḥ kanz al-Daqāʾiq, vol.1, p. 116

[38]۔ تقی عثمانی، مفتی، تکملۃ فتح الملہم، مکتبہ دارالعلوم، کراچی۔ 1998ء، ج2، ص302۔

Taqī Usmanī, Mufti, Takmilah Fatḥ ul-Mulhim, Maktabah Dār ul-Ulūm,1998, Karachi, vol. 2, p. 302

[39]۔ ردالمختار علی الدر المختار، ج5، ص38۔

Radd ul-Mukhtār ʿlā al-Dur al-Mukhtār, vol. 5, p. 38

[40]۔ نفس المصدر، ج5، ص68۔

Ibid, vol. 5, p. 68

[41]۔ ایضاً۔

Ibid.